بفیضِ روحانی: قطب العرفان مخزن فیوض و برکات حضرت سید شاہ جلال بخاری قدس سرہ بودھن

بیادگار

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاجدار اہلسنت مفتی اعظم سرکار مصطفیٰ رضا خان رضی اللہ عنہ

زیر سرپرستی

حضور اشرف العلماء والفقہا، حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ، مفتی اعظم مہاراشٹرا

حضور شہباز دکن حضرت مولانا قاری محمد مجیب علی رضوی صاحب قبلہ، بانی مرکز اہلسنت، حیدرآباد

زیر نگرانی
مولانا
محمد غلام یسین رضوی
مصباحی
بودھن

مدیر اعلیٰ
جاہ محمد مشہودی
بودھن

MONTHLY BODHAN.

THE RAZA-E-MUSTAFA

مذہب اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰحضرت کا سچا حقیقی ترجمان

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ بودھن

شمارہ 5: ماہ مئی 2012ء ماہ جمادی الآخر، رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

سن اجراء 04-02-2012	مجلس مشاورت	معاون سنی تنظیمیں
تعداد طباعت (1000) ممبرشپ سالانہ: Rs.100 اس دینی مسلکی ماہنامہ کے فروغ کیلئے زیادہ سے زیادہ ممبر بنائیں: شکریہ	مولانا مفتی محبوب عالم رضوی نظام آباد مولانا جمشید احمد امجدی، نظام آباد حافظ سید ایوب علی رضوی، بودھن حافظ محمد جابر حسین رضوی بودھن	رضا اکیڈمی شاخ بودھن آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ، بودھن بزم برکات رضا، بودھن تحریک تحفظ عقائد اہلسنت، بودھن HKGN کمیٹی رضا چوک بودھن سنی مشن: آچن پلی بودھن تحریک بنات الصالحات رضویہ بودھن تحریک بنات الحرمین زودورو

ناشر:

اراکین دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ بودھن

مخیر حضرات Cell:9949258474,9705984142,9912645786.

اپنے کاروبار کی ترقی نیز ثواب کی بھی حصولیابی کے لئے Rs 2000, Rs 1000, Rs 500, Rs 250 کے اشتہارات عطا فرما کر ماہنامہ کو فروغ دیں۔ آپکی رقم سے ماہنامہ مفت تقسیم کیا جائیگا۔ (ادارہ)

Rahmath Grap/Bdn.9396472867.

تحریک فیضان لوح و قلم: محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری

کلام الامام امام الکلام

اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصر دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کے دکھادیا کہ یوں

ہائے رے ذوق بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اسے پیش جلوہ **زمزمۂ رضا** کہ یوں

کلام استاذ زمن

استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہے تیری ذات عجب بحر حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابر کرم زور برسنا تیرا

پھر مجھے اپنا در پاک دکھادے پیارے
آنکھیں پر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شان رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

جب سے تو نے قدم غوث لیا ہے سر پر
اولیا سر پر قدم رکھتے ہیں شاہا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حسن کیوں نہ محفوظ عقیدہ تیرا

گل و برگ

از: سیدی سرکار اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمہ

قصیدۂ معراجیہ در تہنیت شادی اسرای

و وہ سرور کشو رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

ا اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑہ کہ چاند وسورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

ہ ہجوم امید ہے گھٹاؤ مرادیں دے کر انھیں ہٹاؤ ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

ط طرب کی نازش کہ ہاں لچکئے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکئے یہ جوشِ ضدین تھا کہ پودے کشاکش اڑہ کے تلے تھے

ی یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی وہ رات کیا جگمگار ہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

ب بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک ملک فلک اپنی اپنی لئے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

ہ ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحر ہو میں ابھرا دنی کی گودی میں انکو لیکر فنا کے لنگر اٹھادئے تھے

ک کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گذرا کہاں اتارا بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

ے یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آرہا کا ن پر ڈھلک کر پھو ہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

م محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

ک کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ی یہ انکی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شئے کا ہورہا تھا نجوم وافلاک جام ومینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

ن نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیاء سے محراب سر جھکائے سیاہ پردے کے منھ پر آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

ن نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آب رواں کا پہنا کہ موجیں جھڑیاں تھیں دھار لچکا حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

ث ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا نہ شاعری کی ہوس نہ پرواردی تھی کیا کیسے قافئے تھے

ا ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

ر روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبو کا پھوٹا خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

ج جلو میں جو مرغ عقل اُڑے تھے، عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آگئے تھے

ا ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

ن نقاب الٹے وہ مہر انور جلال رخسا رگر میوں پر فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

ح حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے عجب گھڑی کہ وصل فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

ز زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھی کہ پانی پیئں بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

ی یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا پھر ان کے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

ن نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مبارک

تجلیات قرآن

از: مولانا محمد غلام یسین رضوی المصباحی

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے

سورۃ البقرہ: مدنی ہے، اس میں دو سو چھیالس (۲۴۶) آتیں اور چالیس (۴۰) رکوع ہیں، مدینہ شریف میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی، سوائے واتقو یو ما ترجعون الی اللہ" کہ یہ آیت مکہ شریف حجتہ الوداع میں نازل ہوئی. اس سورت میں چھ ہزار ایک سو اکیس (۶۱۲۱) کلمے اور پچیس ہزار پانچسو (۲۵۵۰۰) حرف ہیں پہلے قرآن پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے، یہ طریقہ حجاج بن یوسف ثقفی نے نکالا"، ابن عربی نے قول کیا ہے سورۂ بقرہ میں ہزار امر، ہزار نہی، ہزار حکم، ہزار خبریں ہیں، اس کے پڑھنے میں برکت اور ترک میں حسرت ہے، اہل باطل جادوگر اس گھر میں جادو نہیں کر سکتے جس میں اسکی تلاوت کی جائے، اور تین دن تک سرکش شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، مسلم شریف کی حدیث میں ہے، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس گھر میں سورۂ بقر کی تلاوت کی جائے۔

(شان نزول) اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ وسلم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا، جو نہ پانی سے دھو کر مٹائی جاسکے نہ پرانی ہو، تو جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا، ذالک الکتاب" کہ وہ کتاب موعود یہ ہے، ایک قول یہ ہیکہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے، اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو ذالک الکتاب لاریب فیہ نازل فرما کر اس وعدے کو پورے ہونے کی خبر دی۔ (خازن بیہقی و سعید بن منصور) نے حضرت مغیرہ سے روایت کی کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا، قرآن شریف کو نہ بھولیگا، وہ آیتیں یہ ہیں، چار آیتیں اول کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو اسکے بعد کی اور تین آخری سورت کی۔

مسئلہ: طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کو میت دفن کر کے قبر کے سرہانے سورۂ بقر کی اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو۔

آلم ہ ذالک الکتاب لاریب فیہ

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ڈر والوں کو (کنز الایمان)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں، سورۂ آل عمران میں بیان فرمایا گیا کہ قرآن شریف کی آیتیں دو قسم کی ہیں (۱) متشابہات (۲) محکمات حرف تہجی کہ سورتوں کی ابتدا میں مذکور ہیں، محال ہے کہ بے معنی ہوں، اور نہ یہی عقل قبول کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر انکے معانی ظاہر نہ فرمائے گئے ہوں، جس سے خطاب فرمایا جائے، اس سے ایسا کلام جس کے معنی وہ نہ سمجھے شان مخاطبہ سے بعید ہے، اور اگر حضور نہ سمجھتے تو جہاں میں کون سمجھنے والا ہوسکتا ہے، نتیجہ یہ ہوگا اللہ نے ایسا کلام بھی نازل فرمایا جسکا سمجھنے والا کوئی نہیں، اور یہ بات غیر معقول ہے، بلکہ یقیناً ان کے معانی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں (جاری ہے)۔

اطلاع نامہ

ادارہ ہر چند اغلاط کی درستگی وصحت یابی پر گہری نظر رکھتا ہے اسکے باوجود اگر کوئی شرعی غلطی یا خامی رہ جائے تو ناظرین مطلع فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہوں، غلطی کی تصحیح کر کے کسی قریبی شمارے میں شائع کیا جائیگا۔

از: مولانا محمد غلام یسین رضوی المصباحی

ضیائے حدیث

بیان صفات باری تعالیٰ

(۱) حدیث: صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے' اے ابن ادم؟ تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لیگی (بخاری ومسلم وغیرہ)

(۲) حدیث: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو' بلاشبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو' جو تمھارے ساتھ ہے (بخاری ومسلم وغیرہ)

(۳) حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جنکے خزانے تیرے ہاتھ ہیں' (المستدرک للحاکم)

(۴) حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں؟ (مسلم شریف)

(۵) حدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا' کیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسماں کی پیدائش ہوئی' اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئی' اور اسوقت اسکا عرش پانی پر تھا' اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے جسکو چاہے اٹھائے'' (ترمذی بخاری)

(۶) حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا' اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اور انگوٹنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا پھر اللہ رب العزت فرمائیگا' میں رحمٰن ہو' میں بادشاہ ہوں' کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنے والے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی داہنی اور بائیں جانب جھکے یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے سے ہٹنے لگا' میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے (التفسیر الطربی.. السنن لابن ماجہ)

(ایک خواب کی تعبیر)

حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیکہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہیں اور قبر شریف کو انھوں نے کھودا ہے' چنانچہ اسکی خبر انھوں نے اپنے استاد کو دی اور اسوقت امام اعظم رضی اللہ عنہ بچے تھے اور مکتب میں پڑھتے تھے' ان کے استاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خواب کی تعبیر اس طرح دی! اے فرزند اگر تیرا خواب سچا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تحقیق میں لگیگا اور انکی شریعت میں جستجو کریگا' چنانچہ جس طرح ان کے استاد رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی اسی طرح واقع ہوا' اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی وہ کرامات ظاہر ہوئیں' جنکی حد نہیں

مسائل شرعیہ

از:
مولانا محمد غلام یسین رضوی المصباحی

سوال 1: اللہ تعالی کو حاضر و ناظر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حاضر و ناظر خدائے تعالی کے اسماء توفیقیہ میں سے نہیں ہیں' اور ان الفاظ کے بعض معانی شان الوہیت کے خلاف ہیں اس لئے اللہ تعالی کو حاضر و ناظر نہیں کہنا چاہیے' لیکن اگر کسی نے کہہ دیا کفر نہیں در مختار مع شامی جلد دوم ص ۳۰۷ میں ھے یا حاضر یا ناظر لیس بکفر اس عبارت کے تحت ردالمحتار میں فان الحضور بمعنی العلم شائع (کما قال اللہ تعالی) مایکون من نجوی ثلاثۃ الاھو رابعھم.. وانظر بمعنی الرویۃ (کمال قال اللہ تعالی) الم یعلم بان اللہ یرای. فالمعنی یا عالم یا من یرای بزازیہ (و اللہ سبحانہ تعالی ورسولہ اعلم)

سوال: (۱) تقدیر کیا ہے؟ (۲) تقدیر کو اللہ تعالی جو بری یا بھلی پیدا فرمائی تو اس میں کیا کیا لکھا رہتا ہے؟ (۳) کیا چوری کرنا' زنا کرنا' قتل کرنا' کسی کا گھر جلانا؟ کسی سے محبت کرنا وغیرہم یہ سب اللہ تعالی کی طرف سے ہوتا ہے؟ (۴) کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟ یعنی جو چیز قسمت میں نہیں لکھی گئی ہے وہ کوشش کرنے پر مل سکتی؟ (۵) جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسکے پیدا ہوتے ہی کیوں اللہ تعالی اچھی اور بری تقدیر بنا دیتا جبکہ وہ اچھی اور بری باتیں پہچاننے کی عقل نہیں رکھتا ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے اپنے علم ازلی کے موافق ہر بھلائی برائی کو مقدر فرما دیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں واللہ ورسولہ اعلم (۲) انسان کو جو کچھ نفع نقصان پہنچنے والا اور وہ جو کچھ اچھائی یا برائی کرنے والا تھا' سب کچھ اللہ تعالی کے حکم سے لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے' یہ نہیں کہ جیسا لکھ دیا گیا ویسا ہی ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا لکھا گیا (وھو تعالی اعلم)

(۳) چوری وزنا وغیرہ انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے' اور اس فعل کے کرنے کی قدرت منجانب اللہ ہوتی ہے اسی لئے اس فعل پر انسان سے مواخذہ ہوگا' خلاصہ یہ کہ انسان نہ تو مجبور محض ہے' اور نہ مختار کل

(۴) تقدیر کی تین قسمیں ہیں (۱) مبرم حقیقی (۲) معلق محض (۳) معلق شبیہ بہ مبرم.. ان میں مبرم حقیقی کا بدلنا ناممکن ہے اور معلق محض اکثر اولیاء کرام کی دعاؤں سے ٹل جاتی ہے اور معلق شبیہ بہ مبرم تک صرف خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے ایک چیز کا کسی انسان کیلئے نہ ملنا اگر مبرم حقیقی نہ ہو تو ذکر و اذکار یا بزرگوں کی دعاؤں سے مل سکتی ہے' اور آنے والی بلا ٹل سکتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ان الدعا یرد القضاء یعنی بے شک دعا قضا کو ٹال دیتی ہے واللہ اعلم بالصواب

(۵) انسان پیدا ہونے کے بعد جو کچھ کرتا ہے نیکی یا بدی' اللہ تعالی اسکے پیدا ہونے سے بہت پہلے ازل ہی میں اپنے علم سے وہ سب کچھ لکھ چکا ہے' تقدیر کے مسائل عام انسانوں کے فہم میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور فکر کرنا ہلاکت کا سبب ہے' حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو اوروں کی کیا حقیقت ہے' تقدیر حق ہے' اسکا منکر اس امت کا مجوسی ہے (حدیث) و اللہ تعالی ورسولہ اعلم

قارئین کرام: دینی شرعی سوالات خوشخط تحریر فرما کر روانہ فرمائیں' انشاء اللہ تمام سوالات مع جوابات ماہنامہ رضائے مصطفی میں شریک اشاعت کئے جائنگے' اشاعت نگراں و ایڈیٹر کے صوابدید پر ہوگا۔

دوسری قسط

از: فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ واللہ

اہلسنت و جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہمیشہ یہی عقیدہ رکھتے رہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور روزی دئے جاتے ہیں' (جیسا کہ پچھلے شمارے میں قارئین کرام نے مع حوالہ ملاحظہ فرمایا) اور ظاہر ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اگر بعد وفات زندہ نہ ہوتے اور مر کر مٹی میں مل گئے ہوتے (معاذ اللہ رب العالمین) تو معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے بیت المقدس میں کیسے آتے. معلوم ہوا کہ بے شک انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام زندہ ہیں' اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ السلام کی زندگی جسمانی حقیقی دنیاوی ہے' شہیدوں کی طرف صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا ترکہ نہیں تقسیم کیا جاتا اور نہ انکی بیویاں دوسرے سے نکاح کرسکتی ہیں' اور شہیدوں کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے اور انکی بیویاں عدت گذارنے کے بعد دوسرے سے نکاح کرسکتی ہیں. اور یہ بھی واضح رہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی زندگی برزخی نہیں ہے بلکہ دنیاوی ہے' بس فرق صرف اتنا ہیکہ وہ ہم جیسے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں جیسا کہ نور الایضاح کی شرح مراقی الفلاح مع طحطاوی مطبوعہ مصر ۲۴۷ میں حضرت شیخ حسن شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں. وممـا هـو مقـرر عـنـد المحققين انه صلى الله عليه وسلم حي يرزق متمتع بجميع الملاذ والعبادات غير انه حجب عن البصار القاصرين عن شريف المقامات: یعنی یہ بات ارباب تحقیق کے نزدیک ثابت ہیکہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقی دنیاوی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں' ان پر روزی پیش کی جاتی ہے ساری لذت والی چیزوں کا مزا اور عبادتوں کا سرور پاتے ہیں' لیکن جو لوگ کہ بلند درجوں تک پہنچے سے قاصر ہیں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں' اور شہاب العلوم حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد اول ص (۱۹۶) میں تحریر فرماتے ہیں. الانبياء عليهم السلام احياء فی قبورهم حيلة حقيقة. یعنی انبیاء کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں' اور رئیس المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم رقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ۲۸۴ میں تحریر فرماتے ہیں' انـــــه صلى الله تعالى وسلم حيى يرزق ويستمد منه المدد المطلق'. یعنی بے شک حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زندہ اور باحیات ہیں' انھیں روزی پیش کی جاتی ہے اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے' اور سید المحققين حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوب سـلـوك اقـرب السبـل بالتوجه الى سيد الرسل مع اخبار الا خيار مطبوعه رحيميه ديوبند ص ۱۶۱ میں فرمایا کہ (ترجمہ) علمائے امت میں اتنے اختلافات وکثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات (دنیاوی) کی حقیقت کے ساتھ قائم اور باقی ہے' اس حیات نبوی میں مجازا کی آمیزش اور تاویل کا وہم نہیں ہے' اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں' نیز طالبان حقیقت کیلئے اور ان لوگوں کیلئے کہ آں حضرت کی صلی اللہ علیہ وسلم جانب توجہ رکھتے ہیں' حضور انکو فیض بخشنے والے اور ان کے مربی ہیں' لہذا مذکورہ بالا عبارات سے واضح ہوگیا کہ ہمارے سرکار بے شک زندہ ہیں (باقی آئندہ)

وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے

از: جاہ محمد مشہودی

طور پر کوئی کوئی چرخ پر یہ عرش سے پار

سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

امام اہلسنت اعلحضرت سرکار فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور نبیوں کو بھی معراج عطا ہوئی، ان میں سے کوئی کوہ طور پر گیا جیسے حضرت موسی علیہ السلام تو کوئی دوسرے آسمان پر جیسے حضرت عیسی علیہ السلام مگر یہ (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو عرش اعظم سے بھی پار تشریف لے گئے، آخر کار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی اور فوقیت ان مذکورہ بلند تر لوگوں کی بلندیوں سے کہیں زیادہ بلند ہوئی۔

سیدنا امام عبدالوہاب ابواب المواہب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اذامر علی حضرات الاسماء الالھیة صار متخلقا بصفا تھا فاذا مر علی الرحیم کان رحیما وعلی الغفور کان غفورا وعلی الکریم کان کریما وعلی الحکیم کان حکیما وعلی الشکو ر کان شکورا وعلی الجواد کان جوّدا و ھکذا نیما یرجع من ذالك المعراج الاو ھوفی غایت الکمال.. جب محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسماء الٰہیہ پر گذرے تو رحیم ہو گئے، اسم غفور پر گذرے تو غفور ہو گئے، اسم کریم پر گذرے تو کریم ہو گئے، اسم حکیم پر گذرے تو حکیم ہو گئے، اسم شکور پر گذرتے تو شکور ہو گئے، اسم جواد پر گذرے تو جواد ہو گئے، اور اسی طرح متصف ہوتے گئے، پھر جب آپ معراج سے مشرف ہوئے تو آپ ہر کمال کی انتہائی بلندیوں پر تھے۔ (جواھر البحار)

دیدار پروردگار: جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قرب میں پہونچے تو آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بولی میں آواز آئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرئے آپ کا رب صلواۃ پڑھ رہا ہے اُدن یا خیر البریة اُدن یا احمد اُدن محمد لیدن الحبیب اے بہترین جملہ مخلوقات! قریب آیئے، اے احمد قریب ہو، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قریب ہو، حبیب کو نزدیک آنا چاہیے۔

بڑھا ے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرور مجد

نثار جاؤں یہ کہا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پیاری پیاری ندا سنتے ہی قریب ہوئے، موجب ارشاد باری تعالی دنی فتدلی فکان قاب قو سین اوادنی (سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہوئے پھر اور زیادہ قریب ہوئے، یہاں تک کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہا'' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب مجھے آسمانی معراج ہوا میرے رب نے مجھے قریب فرمایا یہاں تک کہ میرے اور میر رب میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی تھوڑا (زرقانی) کتنا مقام نازرک ہے، نہ حد فرمائی گئی نہ ہم کچھ کہہ سکتے ہیں، ہاں اتنا ضرور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو بچشم سر دیکھا، اور رب تعالی کی سنی اور اپنی سنائی، قرآن مجید میں ہے ماکذب الفوا دمارء ای یعنی سید عالم ﷺ کے قلب مبارک نے اسکی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا، معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک وتر دو نے راہ نہ پائی۔

سرعت معراج شریف پر عقلی دلیلیں

از: اطیب العلماء حضرت علامہ ابو طاہر محمد طیب
صاحب قادری علیہ الرحمۃ پیلی بھیت شریف

شب کے اسرٰی دولہا حضور علیہ السلام کی شب معراج سرعت سیر پر عقلی دلائل دلیل عقلی (ا):- ہیات جدیدہ- (علم ہیات وہ علم ہے جو احرام علویہ اور اجسام سفلیہ سے بحث کرے) (۲) اور سائنسداں براہین ہندسہ (علم جامٹری کی دلیلوں) سے ثابت کرتے ہے کہ جرم آفتاب' (آفتاب کا جسم) زمین سے

تیرہ لاکھ تیرہ ہزار دوسو چھپن (1313256) گنا بڑا ہے' اور پورے آفتاب طلوع کرنے میں تھوڑی دیر لگتی ہے' غالبا پانچ منٹ میں پورا آفتاب طلوع کر چکتا ہے اور زمین کی سطح اکسٹھ کروڑ' نو لاکھ نو ہزار اسی میل (61909080) ہے' اب اسکو تیرہ لاکھ' تیرہ ہزار دوسو چھپن سے ضرب دیا تو حاصل ضرب ستائیس کھرب اٹھہتر ارب بیاسی کروڑ' آٹھ لاکھ' اکسٹھ ہزار دوسو اسی (27788286128‎0) میل ہوئے' آفتاب نے اتنے میل زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں طئے کرلیا' جو در صل لاکھوں برس کی مسافت کی راہ ہے' گویا آفتاب نے ایک منٹ میں پانچ کھرب' پچپن عرب' چھیتر کروڑ' اکتالیس لاکھ اکہتر ہزار' آٹھ سو چھپن (555764171856 میل طئے کیا' فلاسفہ اس سرعت سیر پر کیوں تعجب نہیں کرتے؟ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین ساعتوں میں عرش اعظم پر چلے گئے اور واپس آگئے' تو اس میں کیا استحالہ؟ حالانکہ یہ آفتاب بھی انہیں کے نور کی ایک جھلک سے پیدا ہوا' پھر خود سرکار کی سرعت سیر کا کیا پوچھنا جبکہ وہ خدا کے نور سے ہیں' (اسی لئے حضرت خواجہ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ اپنی مثنوی منطق الطیر میں فرماتے ہیں.

آفتاب شرع دریائے یقین — نور عالم رحمۃ اللعالمین
خواجہ کونین سلطان ہمہ — آفتاب جان وایمان ہمہ

اور حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ' دقائق الاخبار میں تحریر فرماتے ہیں' ومن عرق ولیہ خلق العرش والکرسی واللوح والقلم والشمس الحجاب والکواکب" اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے عرش و کرسی لوح و قلم اور سورج اور حجاب اور ستارے پیدا کئے' اسی لئے ہمارے امام سیدی اعلحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام
خوبی انھیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے
اتار کران کے رخ کا صدقہ کہ نور کا بٹ رہا تھا باڑہ
کہ چاند و سورج مچل مچل کر جبین کی خیرات مانگتے تھے

'دلیل عقلی (۲): فلاسفہء یونان نے نزدیک جتنی دیر میں آفتاب طلوع کرتا ہے' اتنی دیر میں فلک اعظم (فلک الافلاک) پندرہ لاکھ' اٹھادن ہزار' آٹھ سو (1558800) میل حرکت کرلیتا ہے' تو آفتاب سے بھی لاکھوں گنا زیادہ فلک اعظم کی حرکت ہوئی اور فلک اعظم کیا ہے؟ در حقیقت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرش پا انداز ہے' تو پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار مبارک کا کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سنو فلک کیا ہے اور اسکی حقیقت کیا ہے.

سر فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا — کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک
تمھاری یاد میں گذری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دیدہائے فلک
یہ ان کے جلوؤں نے کیں گرمیاں شب اسری
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ طلا کے فلک
میرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسئہ مہ لیکے شب گدائے فلک
رہا جو قانع یکنان سوختہ دن بھر — ملی حضور سے کان گہر جزائے فلک

دلیل عقلی (3) سائنس یہ بات بتاتی ہے کہ ایک تارا اپنے پاس رکھا جائے' اور دوسرا تار دنیا کے کناروں سے گھما کر اسی جگہ لایا جائے تو بجلی سات سکنڈ میں ساری دنیا کا چکر لگا کر واپس وہیں آجائے یعنی سات سکنڈ میں بجلی ساری زمین کا دورہ کرلیتی ہے' بجلی ایک مادی شئے (نور) ہے اسکی رفتار

سات سکنڈ میں تقریباً چوبیس ہزار (2400) میل ہوتی ہے، پھر جو اللہ کا نور ہو اسکی رفتار کس طرح قیاس (انداز) میں آسکتی ہے؟ اللہ تبارک تعالیٰ خود فرماتا ہے قد جاء کم من الله نور وکتاب مبین یعنی بے شک تمھارے پاس نور آیا اور روشن کتاب (پ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۷) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں **انا من الله نور والخلق کلهم من نوری** یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے ہے۔ (مدارج النبوۃ شریف، زرقانی شرح دلائل الخیرات وغیرہ) (اعلیٰحضرت سرکا امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا

یہ ثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

ہیبت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا

کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گپھا نور کا

یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا

غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

دلیل عقلی (۴) مشہور ہے کہ آفتاب جو چوتھے آسمان پر ہے اور چوتھا آسمان یہاں سے چار ہزار (4000) برس کی راہ دوری پر واقع ہے . آفتاب کا آن کی آن میں چار ہزار برس کی راہ طئے کرلیتا ہے پھر نور یزدانی کی رفتار کا کیا کہنا؟ اور معراج شریف کی رفتار پر تعجب کرنے والوں کی عقلوں پر تعجب ہے، **دلیل عقلی** (۵) مدراس (چنئی) سے جو تار آتا ہے اگر اس تار کا سلسلہ برابر متصل ہو اور کہیں سے منقطع (کٹا ہوا) نہ ہو تو تیس (30) سکنڈ میں ساری زمین کا دورہ کرکے وہیں واپس آجائے جہاں سے چلا تھا وہ تار یک سکنڈ میں تقریباً ایک ہزار میل چلتا ہے۔ یہ انسانی صنعت کا ایک نمونہ ہے تو صانع عالم (کائنات کو بنانے والا) جل جلالہ کی صنعت وقدرت کا کیا کہنا اگر وہ اپنے محبوب کو ذرا دیر میں عرش اعظم پر لے جائے اور واپس کردے تو کیا تعجب ہے؟ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے

دلیل عقلی (۶) نور ایک سکنڈ میں ایک لاکھ بانوے ہزار (19200) میل چلتا ہے جو درحقیقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کا پرتو ہے۔ پھر خود حضور کی رفتار کیا قیاس میں آسکتی ہے ؟ **دلیل عقلی** (۷) روح بصریہ (آنکھ کی روشنی) (شعاع بصریہ ان کرنوں کو کہتے ہیں جن کرنوں سے چیزیں مشاہدے میں آتی ہیں) آن کی ان میں ثوابت (ثابتہ کی جمع سیاروں کے علاوہ ستارے جو حرکت نہیں کرتے) کو دیکھ لیتی ہے، جو ساتویں آسمان پر ہیں، اور واپس بھی آجاتی ہیں یعنی چودہ ہزار (14000) برس کی راہ آن کی آن میں طئے کرلیتی ہے، تو روح الارواح والابصار صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار مبارک کی سرعت کیا جائے تعجب ہے؟

ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چلا وہ نور کا

دلیل عقلی (۸): ابلیس ملعون جو بدترین مخلوقات سے ہے پلک جھپکتے مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال چلا جاتا ہے جبکہ بدترین مخلوقات کو یہ قدرت حاصل ہے تو بہترین مخلوقات کے بارے میں تمھارا کیا گمان ہے؟ **دلیل عقلی** (۹): سائنس نے بعض ایسے آلات ایجاد کرلئے ہیں، (ٹیلیفون، موبائیل، وائرلیس، لیپ ٹاپ، نیٹ وغیرہ) جنکے ذریعہ سے ہزاروں میل دوری کی آواز سنائی دیتی ہے اور آواز ہزاروں میل آن کی آن میں طئے کرلیتی ہے، کیا نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار اس سے بھی کم ہوگی، معاذ اللہ عنہ ...دلیل عقلی (10): علماء اسلام کا کہنا ہے، کہ روح کیلئے قرب و بعد مکانی (نزدیکی ودوری) کوئی چیز نہیں، اس کیلئے قریب وبعید سب یکساں ہے، (برابر) روئے زمین سے اعلیٰ علیین تک اور عرش سے تحت الثریٰ (زمین کے آخری حصے) تک آن کی آن میں چلی جاتی ہے پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کہنا؟ جنکی جسمانیت بھی تمام جہان کی روحانیت سے بدرجہا الطف ہے، پھر حضور کی روحانیت کا پوچھنا کیا؟ (قارئین کرام ان تمام عقلی دلائل سے معراج شریف کی حقیقت ثابت ہوگئی، اب بھی اگر کوئی انکار کرتا ہے، تو وہ خدا کی قدرت کا منکر ہے، اللہ انکو ہدایت دے (انشاء اللہ سرعت سیر پر نقلی دلیلیں آئندہ ماہ)

زنا جرم عظیم ھے

حضرت علامہ عبدالمصطفی اعظمی علیہ الرحمہ

زنا اتنا قبیح فعل اور ایسا گھناؤنا جرم ہے کہ دنیا کے کسی دین و مذہب میں اسکو جائز نہیں قرار دیا گیا' بلکہ ہر دین اور انسانوں کی ہر مہذب سوسائٹی میں یہ فعل بد سماجی' اخلاقی قانونی و مذہبی اعتبار سے نہایت ہی بدترین عیب اور جرم ہی قرار دیا گیا ہے' اور دین اسلام نے تو اسکو جرم عظیم قرار دے کر اس پر نہایت ہی خوفناک و عبرت خیز سزا مقرر کی ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ ولا تقر بوا الزنی انه کان فا حشة و ساء سبیلا اور زنا کے پاس نہ جاؤ یقیناً وہ بے حیائی اور بہت بری راہ ہے (پ' (۱۵) نبی اسرائیل آیت ۲۳) اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ و من یفعل ذالك یلق اثا ما اور جو یہ کام (زنا) کرے گا وہ سزا پائے گا. (پ(۱۹)... الفرقان آیت ٦٨) زنا کار اگر محصن ہو یعنی نکاح صحیح کے ساتھ ایک مرتبہ بھی اپنی بیوی سے صحبت کر چکا ہو تو اسکو مجمع عام میں سنگسار کر کے مار ڈالا جائیگا' جسکا ثبوت رجم کی آیت سے ہے' جو منسوخ التلاوة ھے' مگر اس کا حکم باقی ہے' اور زنا کار اگر غیر محصن یعنی غیر شادی شدہ کنوارا ہو تو اسکو ایک سو کوڑوں کی مجمع عام میں سزا دی جائیگی' چنانچہ قرآن کا فرمان ہے الـزانية والـزانی فـاجلد و كل واحد منهما مائه جلدة ولا تأخذ كم بهما رأفة فی دین اللّٰه ان كنتم تو منون با اللّٰه واليوم الآ خر واليشهد عذ ابهما طآ ئفة من المومنين. اور جو عورت زنا کار ہو' اور جو مرد' تو ان میں ہر ایک کو سو (100) کوڑے مارو' اور تمھیں ان پر ترس نہ آئے' اللہ کے دین میں' اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور قیامت پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو. (پ ۱۸ النور. آیت ۲):

زنا کار کو کوڑے یا پتھراؤ کرنے کی سزا مسلمانوں کے مجمع عام میں اس لئے دی جائیگی' تاکہ لوگوں کو خوف اور عبرت حاصل ہو' اور لوگ اس جرم سے بچیں.

اپنی اولاد کو قتل مت کرو

زمانہ جاہلیت میں کفار اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے' اور اس کے کئی سبب تھے' کچھ لوگ تو عار کے خیال سے ایسا کرتے تھے کہ ہم کو کسی کا سالا یا خسر بننا پڑے گا' اور کچھ اس لئے اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے کہ ان کو کھلانا پڑے گا تو ہم انکی روزی کا انتظام کیسے اور کہاں سے کرینگے؟ جیسا کہ اس زمانے میں حکومتوں نے خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) اور ضبط ولادت کے نام سے اسی بنیاد پر کہ رزق کی کمی ہے نس بندی (آپریشن) اور اسقاطِ حمل کی اسکیمیں چلائی ہیں' اللہ تعالی نے کفار جاہلیت کے اس نظریہ کا رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ولا تـقتـلـو اولادکـم خشية املاق نحن نرز قهم وايا كم ان قتلهم كان خطا كبيرا" اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو رزق میں کمی کے ڈر سے' ہم انھیں بھی روزی دینگے اور تمھیں بھی بے شک ان کا قتل بہت بڑی خطا ہے (پ ۱۵. بنی اسرائیل آیت ۳۱) اور ایک دوسری آیت میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ وكـذالك زيـن لكثيرمن المشركين قتل اولادهم شركاء. هم ليـر دوهم وليلبسوا عليهم دينهم (پ۸ .الانعام آیت ۱۳۷) اور یوں ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کے قتل کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے کہ انھیں ہلاک کر دیں. اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں.. مذکورہ بالا آیات میں "شرکاء" سے مراد شیاطین ہیں' مطلب یہ ہیکہ روزی کی تنگی کے ڈر سے اولاد کا قتل کرنا یہ شیطان کا پیش کیا ہو فارمولا ہے' جو لوگوں کی نگاہوں میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے' قرآن مجید نے اس نظریہ کی جڑ ہی کاٹ دی کہ روزی نہ حکومت دیتی ہے' نہ ماں باپ دیتے ہیں' بلکہ روزی دینے والا اللہ تعالی ہے' جو اپنی تمام مخلوقات کو روزی دیتا ہے' وہی اللہ تمھارے بچوں کو اور تمکو بھی روزی دیگا' اس لئے روزی کی کمی کے ڈر سے تم اپنی اولاد کو قتل مت کرو. (ماخوذ مسائل القرآن ۱۴۴..۱۴۵..۱۴۶)

ایمان وعقیدے سے زیادہ عمل کو اہمیت دینا

از: حضرت مولانا تطہیر احمد صاحب رضوی، بریلوی

ہمارے کافی عوام بھائی کسی کی ظاہرداری اور کوئی اچھا کام دیکھ کر اسکی تعریف کرنے لگتے ہیں اور اس سے متاثر ہوجاتے ہیں جب کہ اسلامی نقطہ نظر سے کوئی نیکی اسوقت تک کارآمد نہیں ہے جب تک اسکا ایمان وعقیدہ درست نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تھا تو پہلے نماز و روزہ زکوۃ وحج احکام واعمال کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ یہ فرمایا تھا کہ اللہ کو ایک مانو بتوں کی پوجا و پرستش سے باز آؤ اور مجھکو اللہ کا رسول مانو آج بھی جب کسی کافر کو مسلمان کرتے ہیں تو سب سے پہلے اسکو نماز روزے ادا کرنے اور اچھائیاں کرنے اور برائیاں چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا جاتا ہے پھر بعد میں اچھائی برائی اور احکام اسلام سے اسکو آگاہ کیا جاتا ہے. حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا راہ خدا میں خرچ کرے خدائے تعالی قبول نہیں فرمائیگا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے (مشکوٰۃ شریف ۲۳) اس حدیث سے خوب واضح ہوگیا کہ جو اسلام کیلئے ضروری عقائد نہ رکھتا ہو اسکی کوئی نیکی نہیں، قرآن کریم میں بھی فرمانِ خداوندی ہے" یہ قرآن ہدایت ہے متقین کیلئے جو بغیر دیکھے ایمان لائے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے مال سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے (پ رکوع) اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالی نے نماز اور راہ خدا میں خرچ کرنے سے پہلے ایمان کا ذکر فرمایا ہے، خلاصہ یہ کہ جس شخص کا ایمان وعقیدہ درست نہ ہو یا وہ غیر اسلامی خیالات وعقائد رکھتا ہو اس سے کبھی متاثر نہیں ہونا چاہیے نہ اسکی تعریف کرنا چاہیے خواہ وہ کتنے ہی اچھے کام کرے، قرآن کریم میں غیر اسلامی عقائد رکھنے والوں کی نیکیوں اور ان کے کارناموں کو بیکار وفضول فرمایا گیا ہے اور اسکی مثال اس غبار سے دی گئی ہے جو کسی چٹان پر لگ جاتی پھر اسے بارش دھو کر بہا دیتی ہے اور اس کا نام ونشان تک باقی نہیں رہتا..

نماز جنازہ کے بعد اسی وضو سے دوسری نماز پڑھنے کا مسئلہ

بعض جگہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جس وضو سے نماز جنازہ پڑھی ہو اسی سے دوسری نماز نہیں پڑھی جاسکتی حالانکہ یہ غلط اور بے اصل بات ہے بلکہ اسی وضو سے فرض ہو یا سنت ونفل ہر نماز پڑھنا درست ہے

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے کا مسئلہ

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا، بہتر ومستحب ہے لیکن ضروری نہیں کہ جس نے میت کو غسل دیا ہو وہ بعد میں خود غسل کرے اسکو ضروری خیال کرنا غلط ہے

کیا ستر کھل جانے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں جو مشہور ہیکہ گھٹنا اور ستر اپنا یا پرایا دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے یہ ایک بے اصل بات ہے، گھٹنا یا ران وغیرہ کھلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہاں بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے (بہار شریف حصہ دوم ۲۸)

توجہ فرمائیں: ماہنامہ رضائے مصطفیٰ آپ کا اپنا رسالہ ہے، اسے خرید کر مفت تقسیم کر کے اشتہارات دیکر قلمی جہاد میں حصہ لیجئے علمی، عملی، اخلاقی، روحانی، اصلاحی مضامین وتحریر ارسال فرما" کہ رسالے کی زینت میں اضافہ کیجئے، ہر تحریر فل اسکیپ سائز صفحہ کے ایک طرف اور ایک سطر چھوڑ کر تحریر فرمائیں، مضامین کی اصل کاپی ارسال کریں، زیراکس سے اجتناب کریں، حمد ونعت کے شاعر کا مکمل حوالہ بھی تحریر فرمائیں. (ادارہ)

تاجدار کشور ولایت حضرت خواجہ غریب نواز

از: جاہ محمد مشہودی

وہ تاجدار عشق وہ یکتائے روزگار:
قدموں پہ جسکے دولت اقبال ہو نثار
وہ کون اہل دل ہے، جو تجھ پر فدا نہیں،
اے سرزمین ہند کے روحانی تاجدار

'مرکز چشتیاں' مقطع عارفاں مطلع سالکاں' خواجہ خواجگان عطائے رسول تاجدار ہندوستان' مقتدائے اولیاء واصفیاء مخزن علم وحیا' حریق نازولا' چراغ نبوت آفتاب ولایت جمال طریقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری رضی اللہ تعالی عنہ برصغیر ہندو پاک میں بڑے بڑے اجلہ اولیاء کرام کے سردار اور سلسلہ چشتیہ کے بانی ہیں' آپ کی کرامتیں اور بزرگیاں مشہور ہیں' معاملات وحقائق میں آپ کے نشانات و دلائل واضح ہیں' مشائخ طریقت نے ارباب مشاہدہ اور صاحب علم وعرفان نے آپکو امام مانا ہے' آپ کے فضائل و کرامات اور فراست و دانائی مشہور ومعروف ہیں' آپ کا اسم گرامی معین الدین حسن اور والد گرامی کا اسم غیاث الدین حسن ہے اور والدہ محترمہ حضرت ام الورع بی بی ماہ نور ہیں' آپ ۱۴ر رجب المرجب ٥٦٧ھ میں علاقہ خراسان میں پیدا ہوئے' والد محترم کی جانب سے حسینی اور والدہ محترمہ کی جانب سے حسنی سید ہیں' رحمتہ اللہ علیہا' 9 سال کی عمر پاک میں آپ نے قرآن مجید حفظ کرلیا' اور ۱۴ر سال کی عمر شریف میں تفسیر وفقہ اور احادیث کی تعلیم سے فارغ ہو گئے اور بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے ۴۰ سال تک علم حاصل فرمایا۔

بوجہ انقلاب حکومت آپکے والد ماجد حضرت خواجہ سید غیاث الدین قدس سرہ' مع اہل وعیال کے خراسان سے عراق چلے آئے تھے وہیں ان کا انتقال ہوا' اسوقت حضرت خواجہ کی عمر شریف ۱۵ سال تھی' والد گرامی علیہ الرحمتہ کے انتقال کے بعد آپ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ خراسان آگئے' ترکہ میں آپکو ایک باغ اور پن چکی ملی تھی' جس کی آمدنی سے آپکے اخراجات چلتے تھے' ایک دن آپ اپنے باغ میں تھے کہ اچانک مشہور مجذوب حضرت ابراہیم قندوزی علیہ الرحمتہ تشریف لائے' آپ نے بڑے ادب سے خوشہ انگور انکی خدمت میں پیش کیا' مجذوب نے بڑی رغبت سے اُنکو کھایا پھر اپنی زنبیل سے کھلی کا ٹکڑا نکالا اور دانت سے کاٹ کر آپکو کھانے کیلئے دیا' اس کے کھاتے ہی آپ کا دل دنیا سے سرد ہوگیا' باغ وپن چکی بیچ کر فقرا میں تقسیم کردیا' اور سفر کیلئے نکل پڑے بخارا وغیرہ ہوتے ہوئے بغداد شریف پہنچے وہاں سلطان المرشدین حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمتہ سے شرف بیعت حاصل کیا' اور بیس (20) سال تک سفر وحضر میں اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رہے' حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھے' حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ نے میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر دُعا کی' اے اللہ! معین الدین کو قبول فرما' آواز آئی معین الدین ہمارا دوست ہے' ہم نے اسے قبول کیا' پھر حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مدینہ منورہ تشریف لے گئے' اور فرمایا اے معین الدین' امام الانبیاء کو سلام کر آپنے سلام کیا' تو روضہ مبارکہ سے آواز آئی'' وعلیکم السلام یا قطب المشائخ برو بحر '' پھر بحکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ملک ہند روانہ ہوئے' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم شرفائے روضہ منورہ کو حکم دیا کہ معین الدین چشتی کو بلاؤ' آپ بے خود ہو کر بارگاہ اقدس (روضئہ مبارک) میں حاضر ہوئے' سرکار نے الطاف کریمانہ سے نواز کر ایک انار آپکو دیا' اس میں تمام دنیا آپ کو

نظر آئی اور اس انار میں آپکو اجمیر شریف اور اسکی پہاڑیاں غرض کہ پورا نقشہ نظر آیا' آپ نے بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملک ہند کے دیار اجمیر تشریف لاکر دین حق کی تبلیغ واشاعت اس شان سے فرمائی کہ 90 لاکھ غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے' حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمتہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے' عشاء کے وضو سے فجر پڑھتے' شام کے وقت ایک مثقال سوکھی روٹی پانی میں تر کر کے نوش فرماتے' ستر (70) برس تک کبھی بے وضو نہیں رہے' حوائج ضروریہ کے علاوہ ہمیشہ آنکھیں بند کئے ہوئے مستغرق رہتے تھے' نمازوں کے وقت آنکھیں کھولتے اور جسکی طرف دیکھتے ولی ہوجاتا' جو شخص تین دن آپکے پاس رہتا صاحب کشف وکرامت ہوجاتا' اگر کوئی فاسق آتا فوری فسق سے تائب ہوتا' اجمیر شریف کے سب سے بڑے مندر کے سب سے بڑے پجاری پنڈت رام دیو کو آپنے سعدی اور جادگروں کے سردار جوگی جے پال کو عبداللہ بیابانی بنادیا' آپ روزانہ رات میں دو قرآن پاک ختم فرماتے اور جب قرآن پاک ختم کرچکے ہوتے آواز آتی' اے معین الدین ہم نے تیرے ختم کو قبول کیا۔

(چشت در اہل بہشت) بزرگان دین کا جو یہ مقولہ مشہور ہے' چشت در اہل بہشت اسکی وجہ یہ ہیکہ ایک مرتبہ حضرت سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں تھے کہ ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ اے معین الدین ہم تجھ سے راضی ہیں اور ہم نے تجھکو بخش دیا' حضرت خواجہ نے عرض کہ خداوندا جو شخص میرے سلسلے میں مرید ہو اسکو بھی بخش دے' آواز آئی' اے معین الدین تو ہمارا ہے اور جو تیرا مرید ہو' یا' مریدوں کا مرید ہو قیامت تک ہم نے اسکو بخشا... اس دن سے آپ فرماتے کہ جتنے لوگ میرے سلسلہ میں قیامت تک مرید ہونگے میں اسوقت تک جنت میں قدم نہ رکھونگا' جب تک ان سارے مریدوں چشتیوں) کو ہمراہ نہ لے لوں۔

۶ محرم الحرام ۵۶۱ھ میں حضرت خواجہ اجمیر مقدس تشریف لائے' اور ۶ رجب المرجب ۶۳۳ھ ۱۰۶ سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا۔ جس رات حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمتہ کا وصال پاک ہوا' آپ عشاء پڑھکر حجرۂ شریف میں گئے' رات بھر پائے مبارک کی آواز کانوں میں آتی رہی فجر کے قریب وہ آواز بند ہوگئی' جب صبح ہوئی لوگوں نے دستک دی اور پکارا کچھ جواب نہ ملنے پر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ فانی فی اللہ ہیں' یعنی آپ اس دارفانی سے کوچ فرما چکے ہیں' اور اس رات کو کتنے ہی لوگوں نے خواب میں رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کی' اور سنا کہ آقا فرماتے (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ معین الدین' حق جل وعلا کا دوست ہے' ہم اسکو لینے آئے ہیں' سبحان اللہ بعد وصال حضرت خواجہ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہوا۔

حبیب اللہ مات فی حب اللہ

یعنی اللہ کا حبیب اللہ کی محبت میں دنیا سے رخصت ہوا

معین الدین حسن عالم پناہ ہے
بسوئے ما غریباں یک نگاہ ہے

دماغ کی کمزوری:::

پانچ نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ "یَا قَوِیُّ" پڑھے۔

نظر کا کمزور ہونا

پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ "یَا نُوْرُ" پڑھکر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیرلیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت سید آل رسول حسنین میاں برکاتی نظمی مارہروی

(۱) واقعہ فیل کے وقت حضرت عبدالمطلب نے ابرہہ سے نجات کیلئے دُعا غار حرا میں مانگی تھی۔

(۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پر دادا ہاشم کا اصل نام عمرو تھا نہایت مہمان نواز تھے، ایک سال قریش میں سخت قحط پڑا، یہ ملک شام سے خشک روٹیاں خرید کر ایام حج میں مکہ پہنچے اور روٹیوں کا چورہ کر کے اونٹوں کے گوشت کے شوربے میں ڈال کرن ثرید بنایا اور لوگوں کو پیٹ بھر کر کھلایا، اس دن سے انکو ہاشم یعنی روٹیوں کا چورہ کرنے والا کہا جانے لگا۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد محترم حضرت عبدالمطلب کے جسم پاک سے کستوری کی سی خوشبو آتی تھی، جب قریش کو کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو، وہ حضرت عبدالمطلب کو کوہ سے شیبہ پر لے جاتے اور ان کے وسیلے سے بارگاہ رب العزت میں دُعا مانگتے اور وہ دُعا قبول ہوتی.

(۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت عباس بن عبدالمطلب کی آواز آٹھ میل تک جاتی تھی۔

(۵) ام المومنین حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے ہجرت سے تین سال پہلے ٦۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی، کیونکہ اسوقت نماز جنازہ فرض نہیں ہوئی تھی

(٦) ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کا انتقال ہوا۔

(۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت خدیجہ الکبری کے نکاح کا خطبہ ابو طالب نے پڑھا تھا.

(۸) حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔

ماہ رجب المرجب کی یادگار تاریخیں

تاریخ	نام	مقام
یکم رجب	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ	چشت
یکم رجب	حضرت مخدوم شیخ بھولن لشاہ قدس سرہ	صفی پور شریف
۴ رجب	حضرات سلاطین اربعہ	....
۵ رجب	حضرت سیدنا امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ	بغداد شریف
٦ رجب	حضرت سرکار سیدنا خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ	اجمیر شریف
۱۰ رجب	حضرت سید سعد اللہ حسینی قدس سرہ	بڑا پہاڑ
۱۱ رجب	حضرت سید شاہ ابوالحسین نوری میاں قدس سرہ	مارہرہ مطہرہ
۱۱ رجب	حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ	کچھوچھہ شریف
۱۳ رجب	حضرت شاہ مخدوم خادم صفی محمدی قدس سرہ	صفی پور شریف
۱۴ رجب	حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالی عنہ	بہرائچ شریف
۱۴ رجب	حضرت سید نتھر شاہ ابدال قدس سرہ	بابا پور بھیمگل
۱۵ رجب	حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	مدینہ منورہ
۱۵ رجب	قل شریف حضرت سید محمد مشہود اللہ عرف عبدالعلیم بقائی علیہ الرحمہ	صفی پور شریف
۱٦ رجب	محدث اعظم حضرت سید محمد اشرفی قدس سرہ	کچھوچھہ شریف
۱۸ رجب	صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خان صاحب قدس سرہ	بریلی شریف
۲۱ رجب	حضرت شیخ جمال الاولیاء قدس سرہ	نیوتنی شریف
۲۴ رجب	حضرت مخدوم شیخ بندگی مبارک قدس سرہ	صفی پور شریف
۲٦ رجب	شب معراج شریف	
۲۷ رجب	سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ	بغداد شریف

ہفتہ واری اجتماع برائے خواتین

ہر اتوار بعد نماز ظہر (بر مکان جناب محمد عبدالحمید رضوی) صاحب معتمد دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ، رضا چوک، شربتی کنال بودھن، خواتین اسلام کا ہفتہ واری اجتماع ہوتا ہے، تمام اسلامی بہنوں سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش ہے

نیت کا پھل

نوشیرواں ایک بار شکار کیلئے نکلا اسے پیاس نے ستایا' تو ایک باغ میں داخل ہوا' باغ میں ایک لڑکا بیٹھا تھا' اس سے اس نے کہا' مجھے پانی پلاؤ' لڑکے نے جواب دیا پانی نہیں ہے' بادشاہ نے کہا اچھا ایک انار کھلاؤ' وہ لڑکا ایک انار توڑ کر لے آیا' انار بڑا میٹھا تھا' نوشیرواں نے کھاتے ہوئے یہ نیت کرلی کہ یہ باغ اپنے قبضہ میں کرلونگا' اتنے میں انار ختم ہوا تو دوسرا لانے کو کہا' لڑکا ایک انار اور لے آیا' بادشاہ نے وہ کھایا تو ترش پایا' لڑکے سے کہا' کیا یہ انار کسی دوسرے درخت سے لائے ہو؟ لڑکے نے جواب دیا نہیں بلکہ اسی درخت سے لایا ہوں' بادشاہ نے کہا تو پھر اس کا مزہ کب سے بدل گیا؟ لڑکے نے جواب دیا جب سے بادشاہ کی نیت بدل گئی.

(نزھۃ المجالس جلد ا ص ۵) جیسی نیت.....ویسا پھل)

مکان سے جن بھاگ جائے

اگر کسی گھر میں جن ہو پریشان کرتا ہو' تو سورۂ فاتحہ شریف' آیۃ الکرسی اور سورۂ جن کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھکر اور پانی پردم کرکے مکان کے اطراف وجوانب میں چھڑک دینے کے بعد جن مکان سے چلا جائیگا' اور انشاء اللہ پھر نہ آئیگا (شفاء امراض)

بزرگوں نے فرمایا فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں ۴۱ ربار سورۂ فاتحہ پڑھکر مریض پر دم کرنے سے آرام ہو جاتا ہے' اور آنکھ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے (فیوض قرآنی)

نوری محافل

ہر منگل بعد نماز عشاء نوری محفل
مسجد عائشہ صدیقہ' گھنگھر وشاہ نگر' نئی آبادی بودھن

ہر جمعرات بعد نماز عشاء محفل درود ونعت شریف
مسجد غریب نواز' اعلحضرت چوک' غوث نگر' بودھن
منجانب: دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ' بودھن

ہر جمعہ بعد نماز عشاء نوری محفل وبیان
شب 9-45 شب
رضا چوک شربتی کنال بودھن
منجانب: آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ' بودھن

ہر جمعرات بعد نماز عشاء نوری محفل
مسجد مقصود آچن پلی' بودھن

ہر جمعرات بعد نماز عشاء نوری محفل
مظفر احمد نگر' رئیس پیٹھ' بودھن
منجانب: غلامان غوث وخواجہ رضا' رئیس پیٹھ' بودھن

خانقاہ رضویہ میں ماہانہ محفل ذکر ونعت وروحانی تعلیمات

ہر ماہ چاند کی ۱۰ رتاریخ ۱۱ رویں شب بعد نماز عشاء
از: 9.30 بجے
ماہانہ محفل ذکر ونعت وروحانی تعلیمات
بمقام: خانقاہ رضویہ (متصل دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ)
قلب وروح کو جلا بخشنے کثیر تعداد میں تشریف لائیں.

از: جاہ محمد مشہودی صاحب

کفن کا بیان

میتکو کفن دینا فرض کفایہ ہے (فتح القدیر) کفن کے تین درجے ہیں (۱)ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت' مرد کے کفن سنت تین کپڑے ہیں' لفافہ' ازار' قمیص' اور عورت کیلئے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں (۱) لفافہ(۲) ازار(۳) قمیص (۴)اوڑھنی (۵) سینہ بند ...کفن کفایت مرد کیلئے دو کپڑے ہیں' لفافہ او رازار' عورت کیلئے کفن کفایت تین کپڑے ہیں(۱)' لفافہ(۲) ازار(۳)' اوڑھنی (۴)' یا لفافہ قمیص اوڑھنی' کفن ضرورت مردوں عورت دونوں کیلئے جو میسر آئے اور کم سے کم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے (ھدایہ' درمختار' عالمگیری' قاضی خان) بلاضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے (عالمگیری..درمختار' و بہار وغیرہ) کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عید و جمعہ کیلئے جیسا کپڑا پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی' اُس قیمت کا ہونا چاہیے' حدیث شریف میں ہے مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے ہیں یعنی خوش ہوتے ہیں' سفید کفن بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفناؤ (عالمگیری غنیتہ' ردالحتار) نو برس یا اس سے زیادہ عمر کی لڑکی کو عورت کے برابر پورا کفن دیا جائے' اور بارہ برس اس سے زیادہ عمر کی لڑکے کو مرد کے برابر کفن دیں' اور نو برس سے چھوٹی لڑکی کو دو کپڑ اور بارہ برس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا بھی دے سکتے ہیں' اور لڑکے کو دو کپڑے دئے جائیں تو اچھا ہے' اور بہتر یہ ہیکہ دونوں کو پورا کفن دیں چاہے ایک ہی دن کا بچہ ہو (قاضی خان' (عالمگیری.درمختار' و بہار وغیرہ)

کفن پہنانے کا طریقہ: میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں تا کہ کفن تر نہ ہو' اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں' اس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے' ناک' ہاتھ' گھٹنے قدم پر کافور لگائیں' پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں' پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تا کہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا ڈر نہ رہے' عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصہ کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈالدیں' اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منھ پر مثل نقاب کے ڈالدیں کہ سینہ پر رہے کہ اسکی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک ہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے' اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اُڑھاتے ہیں یہ محض بیجا و خلاف سنت ہے' پھر بدستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھ دیں,, (عالمگیری..درمختار' و بہار وغیرہ)

بقیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ص ۱۸ کا

اور پناہ گزینوں کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگتی ہیں' پھر بالکل ناگہاں یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر جو پردیس کی زمین میں تنہا ایک سہارا تھا' عیسائی ہو کر الگ تھلگ ہوگیا' اور کوئی دوسرا سہارا نہیں رہ گیا' مگر ایسے نازک اور خطرناک وقت میں بھی ذرا بھی قدم نہیں ڈگمگایا' اور پہاڑ کی طرح دین اسلام پر قائم رہیں' اک ذرا بھی ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا' نہ انھوں نے اپنے کافر باپ کو یاد کیا نہ اپنے کافر بھائیوں' بھتیجوں سے کوئی مدد طلب کی' خدا پر توکل کر کے پردیس کی زمین میں پڑی خدا کی عبادت میں لگی رہیں' یہاں تک کہ خدا کے فضل و کرم اور رحمت عالم کی رحمت نے ان کی دستگیری کی' اور بالکل اچانک خداوند قدوس نے انکو اپنے محبوب کی محبوبہ بیوی اور ساری امت کی ماں بنادیا' کہ قیامت تک ساری دنیا ان کو ام المومنین (مومنوں کی ماں) کہکر پکارتی رہے گی' لہذا اے میری ماں بہنوں! اپنی ماں حضرت ام حبیبہ کی زندگی پاک سے درس عبرت حاصل کرو.

حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا سردار مکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن ہیں، ان کی ماں صفیہ بنت عاص ہیں، جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی پھوپھی ہیں، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح پہلے عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا، اور میاں بیوی دونوں اسلام قبول کر کے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مگر حبشہ جا کر عبید اللہ بن جحش نصرانی ہوگیا، اور عیسائیوں کی صحبت میں شراب پیتے پیتے مرگیا، لیکن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا اپنے ایمان پر قائم رہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ مصائب وآلام ومشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہوئی تو قلب نازک پر بے حد صدمہ گذرا، اور آپ نے عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو انکی دلجوئی کیلئے حبشہ بھیجا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے نام خط بھیجا کہ تم میرے وکیل بنکر حضرت ام حبیبہ کے ساتھ میرا نکاح کردو، نجاشی بادشاہ نے اپنی لونڈی ''ابرہہ'' کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس بھیجا، جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ خوشخبری کا پیام سنا تو خوش ہو کر ابرہہ لونڈی کو انعام کے طور پر اپنا زیورا تار کردے دیا، پھر اپنے ماموں زاد بھائی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیج دیا، اور انھوں نے بہت سے مہاجرین کو جمع کر کے حضرت ام حبیبہ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیا، اور اپنے پاس سے مہر بھی ادا کردیا، اور پھر پورے اعزاز کے ساتھ حضرت ام حبیبہ کو حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے پاس بھیج دیا، اور یہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی مقدس بیوی اور تمام مسلمانوں کی ماں بنکر حضور کے خانہ نبوت میں رہنے لگیں، یہ سخاوت وشجاعت، دین داری اور امانت و دیانت کے ساتھ بہت ہی قوی ایمان والی تھیں، ایک مرتبہ ان کے باپ ابوسفیان جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے، مدینہ میں انکے گھر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے بستر پر بیٹھ گئے، حضرت ام حبیبہ نے ذرا بھی پرواہ نہیں کی اور باپ کو بستر سے اُٹھادیا، اور کہا کہ میں ہرگز اسکو گوارنہیں کرسکتی کہ ایک ناپاک مشرک رسول کے بستر پر بیٹھے، اسی طرح ان کے جوش ایمانی اور جذبہ اسلام کے واقعات عجیب عجیب ہیں، جو تاریخوں میں لکھے ہوئے ہیں، بہت ہی دیندار اور پاکیزہ عورت تھیں، بہت سی حدیثیں یاد تھیں، اور انتہائی عبادت گذار اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا خدمت گذار اور وفادار بیوی تھیں، ۴۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر انکی وفات ہوئی، اور جنت البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات کے خطیرہ میں مدفون ہوئیں.

(زرقانی جلد۳ص۲۴۲ و مدارج النبوۃ ج۲ص۴۸۱)

تبصرہ؟: اللہ اکبر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زندگی کتنی عبرت خیز اور تعجب انگیز ہے، سردار مکہ کی شہزادی ہوکر دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر حبشہ کی دور دراز جگہ میں ہجرت کر کے چلی گئیں. (بقیہ ص ۱۷ پر)

دینی مسلکی سرگرمیاں

خانقاہ رضویہ میں ساتویں محفل ذکر و نعت و روحانی تعلیمات

مورخہ ۱۰ر جمادی الاخر ۱۴۳۳ھ مطابق 2 رمئی 2012ء بروز چہارشنبہ بعد نماز عشاء (9.30) خانقاہ رضویہ میں بودھن (متصل دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ) میں ساتویں محفل ذکر و نعت و روحانی تعلیمات کا انعقاد زیر صدارت حضرت مولانا محمد غلام یسین صاحب رضوی المصباحی عمل میں آیا۔

دارالعلوم ھذا کے متعلم عزیزم محمد اشفاق رضا سلمہ کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوا متعلم حافظ ابوالحسن رضوی سلمہ نے سرکار مفتی اعظم ہند کا مشہور زمانہ کلام "شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ" اور حافظ محمد احمد رضا صاحب، خطیب و امام مسجد فردوس گاندھی نگر نے کلام رضا پیش کر کے محفل میں تازگی پیدا کی بعدہٗ حضرت العلام قاری جاہ محمد مشہودی صاحب نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے ۳۴ ویں بزرگ و امام و شیخ طریقت شمس الدین ابوالفضل قدوۃ الکاملین، قطب العارفین حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۳۵ھ) کی مختصر سوانح و کرامات و فضائل و کمالات پر روشنی ڈالی، حضرت مولانا غلام یسین صاحب رضوی نے ذکر جہری کرایا، بعدہٗ ذکر صلاۃ والسلام اور دُعا و تقسیم تبرک پر محفل روحانی کا اختتام ہوا، شہر بودھن و اطراف و جوانب کے وابستگان سلسلہ عالیہ رضویہ قادریہ شریک محفل ہوئے اور فیوض و برکات حاصل کی۔

رائیکور فارم میں جلسۂ اصلاح معاشرہ

مورخہ 28ر اپریل 2012ء بروز ہفتہ جامع مسجد رائیکور فارم میں بعد نماز مغرب، جلسہ اصلاح معاشرہ" کا انعقاد عمل میں آیا، جس کی صدارت حضرت مولانا محمد غلام یسین صاحب رضوی المصباحی صدر المدرسین دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ و نگران ماہنامہ ھذا نے فرمائی، عزیز مکرم حافظ محمد وسیم رضا صاحب خطیب و امام جامع مسجد رائیکور فارم نے تلاوت قرآن مقدس سے جلسہ کا آغاز کیا، جناب محمد عتیق رضا صاحب نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت پاک کا گلدستہ پیش کیا بعدہٗ حضرت العلام قاری جاہ محمد مشہودی صاحب، نائب صدر المدرسین دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ و ایڈیٹر ماہنامہ ھذا، نے اصلاح عمل، فضیلت علم دین، توشہ آخرت کے عنوان پر سامعین کو مخاطب کیا، صلاۃ والسلام دُعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

ازھری اسلامک کلاسس (برائے گرمائی تعطیلات)

گرمائی تعطیلات کے پیش نظر حسب سابق دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ میں مورخہ 25ر اپریل 2012 تا 5ر جون 2012ء 40 روزہ ازھری اسلامک کلاسس جاری و ساری ہے، شہر و اطراف کے نونہالان اسلام کثیر تعداد میں آکر علوم دینیہ سے شرفیاب ہو رہے ہیں، انھیں عربی تعلیم، مسنون دُعائیں طریقہ وضو نماز اور نماز کی دُعائیں نعت و سلام وغیرہ سے روشناش کرایا جا رہا ہے، اس کے لئے خصوصی طور پر ایک مدرس کا بھی تقرر کیا گیا ہے، تا کہ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت ہو سکے، نوجوانان اہلسنت کیلئے دائمی کلاسس بعد عشاء 9.00 بجے سے مقرر ہے

دھرما آباد جلسہ اصلاح و معاشرہ

مورخہ 7 رمئی 2012ء بروز پیر بعد نماز عشاء دھرم آباد رضا نگر، میں نوجوانان اہلسنت رضا نگر کے زیر نگرا اہتمام شاندار جلسہ اصلاح معاشرہ کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت عالی جناب الحاج ڈاکٹر محمد شوکت حسین صاحب، رضوی صدر جامع مسجد دھرما آباد نے فرمائی، تلاوت و نعت کے بعد حضرت مولانا امتیاز احمد صاحب رضوی (مدھول) نے اصلاح عقائد پر شاندار خطاب کیا، بعدہٗ حضرت مولانا محمد غلام یسین صاحب، رضوی صدر المدرسین دارالعلوم رضائے مصطفیٰ بودھن نے اپنے خطاب میں غیر مقلدین کے عقائد کا شاندار رد فرمایا، اخیر میں حضرت العلام قاری جاہ محمد مشہودی صاحب بودھن کا خصوصی خطاب اصلاح عقائد و اعمال و معاشرہ پر ہوا، کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوں

RAZA-E-MUSTAFA (URDU)MONTHLY

Darul-uloom Ahle Sunnat
Raze-e-Mustafa Alla Hazrat Chowk,
Ghousenagar, Bodhan. Dist: Nzb.

۱۴۴۴ ساله عید معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے مبارک و مسعود موقع پر
عالم اسلام کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ
مبارکباد

جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے موقع پر اپنے اسلامی بھائیوں کو مبارکباد کا پیغام و دعاؤں سے نوازیں۔
بذریعہ: ماہنامہ رضائے مصطفیٰ

خصوصی پیشکش

اگلے شمارے میں مبارکبادی کا اشتہار عطا فرمائیں۔
فقط قیمت اشتہار -/Rs.500
اپنے کاروبار کو بھی اشتہارات کے ذریعہ فروغ دیں۔
نوٹ: اشتہار بغیر تصویر کے شائع کیا جائیگا۔